115751 ـ كيا دوسرى بيوى كو اپنے شادى ہونے كا بتانا ضرورى ہے ؟

سوال

ميں نے ايك اجنبى عورت سے اس كے اسلام قبول كرنے كے بعد شريعت كے مطابق شرعى شادى كى اور اس سے اپنى پہلى شادى مخفى ركھى، تو كيا ميرى يہ شادى شرعى ہے يا كہ مجھے بيوى كو بتانا ضرورى ہے كہ ميں پہلے بھى شادى شدہ ہوں اور وہ ميرى دوسرى بيوى ہے ؟
يہ علم ميں رہے كہ ميں نے اپنى پہلى شادى اس ليے مخفى ركھى كہ ہم ايسے ملك ميں رہ رہے ہيں جہاں دوسرى شادى كى اجازت نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

خاوند كے ليے دوسرى بيوى كو بتانا ضرورى نہيں كہ وہ پہلے بھى شادى شدہ ہے، اور نہ ہى يہ نكاح كى صحت پر اثرانداز ہوتا ہے، اس طرح كہ اس نكاح ميں شروط اور اركان پورے تھے تو يہ نكاح صحيح ہے.

شيخ ابن جبرين حفظہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا خاوند كے ليے شرط ہے كہ وہ شادى كرنے والى عورت كو بتائے كہ وہ پہلے بھى شادى شدہ ہے، چاہے اس نے سوال نہ بھى كيا ہو، اور اگر سوال كيا جائے اور وہ اس سے انكار كر دے تو اس كے نتيجہ ميں كيا مرتب ہوتا ہے ؟

شيخ كا جواب تھا:

" آدمى كا اپنى بيوى يا سسرال والوں بتانا ضرورى نہيں كہ وہ شادى شدہ ہے چاہے وہ اس كا سوال نہ بھى كريں، ليكن يہ چيز غالبا مخفى نہيں رہتى، كيونكہ شادى تو كچھ عرصہ بعد ہى ہوتى ہے اور اس عرصہ ميں خاوند اور بيوى كے متعلق باز پرس اور خاندان كے بارہ ميں دريافت كيا جاتا ہے، اور ان كى صلاحيت كى تحقيق ہوتى ہے.

ليكن فى الواقع چيز كو چھپانا جائز نہيں، اور اگر كسى ايك جانب سے جھوٹ ثابت ہو جائے اور اس پر بنا بھى ہو تو دوسرے فريق كو اختيار ہو گا كہ وہ اسے باقى ركھے يا چھوڑ دے، چنانچہ اگر وہ يہ ذكر كرے كہ وہ غير شادى شدہ ہے اور اس ميں اس نے جھوٹ بولا تو عورت كو نكاح فسخ كرنے كا حق حاصل ہے.

اور اگر لڑكى كے گھر والوں نے كہا كہ لڑكى كنوارى ہے ليكن وہ شادى شدہ تھى تو خاوند كو اختيار حاصل ہے كہ وہ

شادی پوری کرے یا اسے چھوڑ دے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 129).

واللہ اعلم .